سوال

(754) تعوذ مرفوع حدیث سے ثابت نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

الاعتصام کی گزشتہ اشاعت میں آپ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ 'تعوّذ' کے الفاظ 'اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ' مرفوع روایت سے ثابت نہیں۔ البتہ مرسل طریق سے ثابت ہیں۔

جب کہ حقیقت اس کے بر عکس ہے۔ مثلاً ''بخاری و مسلم شریف'' میں واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ:

'اِستَبَّ رَجُلَانِ عِندَ النَّبِیِّ ﷺ فَجَعَلَ اَحَدُہُمَا یَغضَبُ، وَیَحمَرُّ وَجہُہٗ، وَیَنتَفِخُ اَودَاجُہٗ فَنَظَرَ اِلَیہِ النَّبِیُّ ﷺ۔ فَقَالَ: اِنِّی لَاَعلَمُ کَلِمَةً لَو قَالَہَا، لَذَہَبَ ذَا عَنہُ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ' انتہیٰ

اس کے علاوہ ''سورۂ نحل'' کی آیت کریمہ ﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ﴾ (النحل:۱۴) میں ارسال وغیرہ کا سوال نہیں۔ مزید بر آں اگر یہ سوال ہو کہ ''صحیحین'' والے واقعہ اور قرآنی آیت میں نماز کا ذکر نہیں تو اس کا جواب امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'وَلَا شَکَّ اَنَّ الْاٰیَةَ تَدُلُّ عَلٰی مَشْرُوعِیَّةِ الْاِسْتِعَاذَةِ قَبْلَ الْقِرَائَةِ، وَہِیَ اَعَمُّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ خَارِجَ الصَّلٰوةِ، اَوْ دَاخِلَہَا۔' (نیل الاوطار:۲۰۵/۴)

نیز مفسرین کرام، مثلاً حافظ ابن کثیر، الجامع لأحکام القرآن قرطبی، امام بغوی، خازن، درمنثور، وحیدی تفہیم القرآن، تفسیر عثمانی، ترجمہ و تفسیر مولانا عبد الستار دہلوی اور اگر امام شوکانی رحمہ اللہ کی تائید کو شامل کر لیا جائے تو 'تِلْکَ عَشَرَةٌ کَامِلَةٌ' یہ سب مفسرین 'اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فِی الصَّلٰوةِ۔' کے قائل ہیں اور جو ''تعوذ'' آپ نے ''سنن'' وغیرہ سے تحریر فرمایا ہے۔ وہ بھی مسنون ہے۔ بہر حال اگر میری رائے میں کوئی غلطی ہو تو آپ اصلاح فرمادیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

محترم مولانا عبد الواحد اظہر بعد از سلام گزارش ہے، کہ میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے میرے فتویٰ پر نقد فرمایا: جزاکم ا خیراً۔ عرض ہے بلاشبہ ''تعوذ'' کے الفاظ 'اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ' ۔ خارِج نماز ثابت ہیں۔ جس طرح کہ ''صحیحین'' کے مذکورہ قصہ میں ''نص'' موجود ہے۔ اگر میں نے نفی عام کردی ہے تو مجھ سے ذھول ہوا ہے۔ ''سورۃ النحل'' کی آیت کریمہ میں وارد الفاظ کا تو کوئی بھی انکار نہیں کرتا۔ ''تعوذ'' کی جملہ شکلوں میں یہ الفاظ موجود ہیں۔ یہاں صرف یہ مسئلہ زیرِ بحث ہے، کہ بطورِ نصّ نبوی نماز میں کونسے کلماتِ تعوذ ثابت ہیں۔ جواب اس کا یہ ہے، کہ جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہ) کی روایت میں ہے:

‘أَعُوذُ بِاللّٰہِ السَّمِیعِ الْعَلِیمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ مِنْ نَفْخِہٖ، وَنَفْثِہٖ وَہَمْزِہٖ۔‘

اورسیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے : ‘أَعُوذُ بِاللّٰہِ السَّمِیعِ الْعَلِیمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ مِنْ ہَمْزِہٖ، وَنَفْخِہٖ، وَنَفْثِہٖ۔‘لیکن ‘أَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ‘ کلمات والی روایت مرسل حسن ہے۔ ملاحظہ ہو! (التلخیص الجبیر : ۱/۲۳۰)

اورامام شوکانی رحمہ اللہ نے جو کچھ بیان فرمایا ہے : اس کا مفہوم تو صرف یہ ہے، کہ قراء ت سے قبل ’’استعاذہ‘‘ مشروع ہے،بحالتِ نماز ہو یا اس کے علاوہ۔ اس کا تو کوئی بھی انکار نہیں کرتا۔ سبھی مشروعیت کے قائل ہیں۔ پھر ظاہر ہے،جملہ مفسرین کے اقوال بھی نصّ ِشریعت کے تابع ہونے چاہئیں۔ علیحدہ ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ مزید کوئی ملاحظات ہوں تو مستفید فرمائیں۔ شکریہ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب اللباس :صفحہ:531

محدث فتویٰ